محمد حنیف ندوی

تاثرات

ترکی میں سیکلریزم کی نئی توجیہ۔ قونیہ کے ایک تعلیمی ادارہ میں تقریر کرتے ہوئے مندریس نے کہا تھا: اب میں سیکلریزم کے تصوّر کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے دو معنی ہیں، ایک یہ کہ سیاست و مذہب میں مکمل علٰحدگی رہنا چاہیئے۔ اور دوسرے یہ کہ کوئی شخص بھی ضمیر کی آزادی سے محروم نہ رہے۔ جہاں تک پہلے معنی اور اطلاق کا تعلق ہے، اس حقیقت کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ اس سلسلہ میں ذرا بھی لچک پیدا نہیں ہوئی۔ ہم ابتداء ہی سے یہ مانتے چلے آئے ہیں۔ کہ حکومت و دین کے دائرے قطعی طور پر ایک دوسرے سے الگ ہیں۔ رہا دوسرا معنی جس کا یہ مطلب ہے کہ ہر ہر شخص حریّتِ ضمیر کے قدرتی حق سے بہرہ مند ہے۔ تو اس سے ہمارا مقصود یہ ہے کہ ترک مسلمان ہیں۔ اور بہرحال ان کے اس جذبہ اسلامی کو برقرار رہنا چاہیئے۔ اگر یہ تجزیہ صحیح ہے، تو اس کا کھلا ہوا تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنے بچوں کے لئے ایسا تعلیمی ماحول پیدا کریں جس میں انہیں اسلام کے اُصولوں سے روشناس ہونے کا موقع ملے۔ اور وہ یہ جان سکیں کہ ہمارا مذہب کن اخلاقی و روحانی اقدار کا حامل ہے —— حکومت یہ کبھی برداشت نہیں کر سکتی۔ کہ مسلمان بچوں کو ان کے تعلیمی حقوق سے محروم رکھا جائے، اور ان کے والدین کی اس خواہش کا احترام نہ کیا جائے، کہ ان کے جگر گوشوں کی دینی تربیت کا خاطر خواہ انتظام کیا جائے۔ ورنہ ہمارے اس دعوٰی کی اہمیت ختم ہو جاتی ہے۔ کہ ہمارے ملک میں ہر شخص کو ضمیر کی آزادی میسر ہے۔ علاوہ ازیں ہمارے ملی استحکام کے لئے بھی یہ ضروری ہے۔ کہ مذہب و دین کو اُس کا جائز حق بخشا جائے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں، کہ مغرب کے وہ معاشرے اور حکومتیں جنہوں نے ہم سے بہت پہلے سیکلریزم کا نعرہ بلند کیا تھا، کئی قباحتوں کے پیش نظر اب مذہبی جذبات کے احیاء کے لئے دل سے کوشاں ہیں۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ مذہبی جنون اور تعصب کسی طرح بھی ہماری قوم کے شایانِ شان نہیں۔ لیکن ہم یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ ترکوں کی رگ و پے میں اسلام کے اثرات سرایت کئے ہوئے ہیں۔ اس لئے ہماری یہ خواہش ہے۔ کہ یہ بلند تر، اور پاکیزہ ترین روحانی تصوّر زندہ رہے۔ اور ترکوں کے قلب و ضمیر کو مستنیر کرتا رہے۔"

اب اس تقریر کی بنا پر پوری قوم میں احیائے مذہب کی تدبیریں ہو رہی ہیں۔ اور ایک نئے جوش کے ساتھ دینی و تعلیمی اداروں کو پروان چڑھانے کے لئے حکومت سے مدد مانگی جا رہی ہے۔ ترکوں کا سیکلریزم درحقیقت کچھ تاریخی مجبوریوں کا نتیجہ ہے۔ عوام کی بیداری یا زندگی کا حقیقی مطالبہ نہیں۔ اور اس سے اس کا صرف وہی قلیل التعداد طبقہ متاثر ہوا ہے جو مغرب زدہ ہے۔ اور ہر جگہ جس کی تاثر پذیریوں کا یہی عالم ہے۔ اس میں ترکی اور مصر کی کوئی خصوصیت نہیں۔ جمہور ترکوں کے دلوں میں اسلام جس شدت سے جاگزیں ہے اور صدیوں کی تعلیم و روایات سے اس کی جڑیں جس درجہ گہرائیوں میں پیوستہ ہیں۔ اس کو ملحوظ رکھتے ہوئے